

## عيسائیوں کا خدا

بانع جماعت احمد یہ حضرت مرا غلام احمدؑ کی نظر میں

**لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهَرُ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلَيْهَا** (النساء۔ ۱۲۹)

اللہ بڑی بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا۔ ہاں مجرم ٹلم کیا گیا ہوا اور اللہ بہت سنے والا اور خوب جانے والا ہے

معزز زقارئین کرام۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ نے اپنی زندگی میں اپنے مریدوں کو تثنیت کی تعلیم نہیں دی تھی اور نہ ہی انہیں یہ کہا تھا کہ میں نعوذ باللہ خدا کا بیٹا ہوں۔ یہ سب جھوٹے اور مشرکانہ عقائد واقعہ صلیب کے بعد آپ کی طرف منسوب کیے گئے اور خاص طور پر یہ پولوس کی ایجاد تھے۔ آپ ایک برگزیدہ وجود ہوتے ہوئے بنی اسرائیل کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے سچے صاحب کتاب بنی اور رسول تھے۔ سورہ مریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

**(۱) وَأَذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذَا انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرِقِيًّا هَذِهِ مِنْ دُوَّبِنِمْ حَجَابًا فَأَخْنَثَتْ مِنْ دُوَّبِنِمْ حَجَابًا رُوْحَتَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا** قالت إِنِّي أَعُوْذُ بِاللَّهِ حَمْنَ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا **۵ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لَا هُنْ لِكَ غُلَامًا زَكِيًّا** **۵ قَالَتْ أَنِّي يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسِسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكَ بَغِيًّا** **۵ قَالَ رَبِّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيْنَ وَلَنْجَعَلَهُ أَيَّةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا** **۵** (مریم۔ ۷۶ تا ۷۷)

اور تو کتاب میں مریمؑ کا ذکر بیان کرجب وہ اپنے رشتہ داروں سے مشرقی جانب چل گئی۔ اور ان کے درمیان پرده ڈال دیا۔ اس وقت ہم نے اس کی طرف اپنا کلام لانے والا فرشتہ (یعنی جبراۓ نیل) بھیجا اور وہ اسکے سامنے ایک تدرست بشر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ کہا، میں تجوہ سے رحم خدا کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تیرے اندر کچھ بھی تقویٰ ہے۔ (فرشتہ نے) کہا۔ میں تو صرف تیرے رب کا بھیجا ہوا پیغام بر ہوں تاکہ میں تجوہ ایک زکی غلام (پاک اور نیک لڑکا) دوں۔ (مریمؑ نے) کہا۔ میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا۔ حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھوٹا۔ اور میں بھی بدکاری میں بیٹلا نہیں ہوئی۔ (فرشتہ نے) کہا۔ (بات) اسی طرح ہے تیرے رب نے تیرے کہا ہے کہ یہ (کام) مجھ پر آسان ہے اور تاکہ اسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ (امر) ہماری تقدیر میں طے ہو چکا ہے۔

**(۲) قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ أَتَانِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالرَّكَعَةِ مَا دُمْتُ حَيًّا** **۵ وَبِإِيمَانِ الدِّينِ وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَيَّارًا شَرِقِيًّا** **۵ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلْدُنُوكَ وَيَوْمَ الْمَوْتِ وَيَوْمَ الْحِجَّةِ قَوْلُ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَزُونَ** **۵ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَعَلَّمَ مِنْ مَنْ وَلَلِلَّهِ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ** **۵ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا حِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ** **۵** (مریم۔ ۳۱ تا ۳۷)

(ابن مریمؑ نے) کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس نے مجھے کتاب بخشی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں اس نے مجھے مبارک بنایا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید ہے۔ اور مجھے اپنی والدہ سے نیک سلوک کرنیوالا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بدجنت نہیں بنایا۔ اور جس دن میں پیدا ہوا تھا اس دن مجھ پر سلامتی نازل ہوئی تھی اور جب میں مروں گا اور جب مجھے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا (اس وقت بھی مجھ پر سلامتی نازل کی جائے گی)۔ (دیکھو) یہی ابن مریمؑ ہے اور یہی سچا واقعہ ہے جس میں وہ (لوگ) اختلاف کر رہے ہیں۔ خدا کی شان کے یہ خلاف ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنائے۔ وہ اس بات سے پاک ہے۔ وہ جب کبھی کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے (ایسا) ہو جاتو یہی ہونے لگتا ہے۔ اور اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

**(۳) وَرَسُولًا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ ... اُرْوَهُ بْنِ إِسْرَائِيلَ** کی طرف رسول ہوگا۔ (آل عمران۔ ۵۰)

**(۴) إِذْ قَالَتِ الْبَلَائِيَّةُ كَيْا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ يُسَيِّدُ الْأَنْبِيَاءَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمِنَ الْمُفْرَدَيْنَ** (آل عمران۔ ۴۶) جب فرشتوں نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجوہ اپنے ایک کلام کے ذریعہ سے بشارت دیتا ہے اس (مبشر) کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا جو دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت ہوگا اور (خدا کے) مقرر بول میں سے ہوگا۔

**(۵) مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمٍ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَقَ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأَمْمَهُ صِدِيقَةٌ كَاتِيَا كَلَانَ الطَّعَامَ أَنْظَرَ كَيْفُ نُبَيِّنَ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْظَرَ**

آنی یوں فکون۔“ (ماں دہ۔۲۷) مسیح ابن مریم صرف ایک رسول تھا، اس سے پہلے رسول فوت ہو چکے ہیں۔ اور اُسکی ماں بڑی راستباز تھی۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے دیکھیں کس طرح ان کے (فائدہ) کیلئے دلائل بیان کرتے ہیں پھر دیکھ کر ان کا خیال کس طرح بدلتا ہے۔

(۲) ”مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمْرُتُنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ“ (ماں دہ۔۱۱۸) میں نے ان سے صرف وہی بات کی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا یعنی یہ کہ اللہ کی عبادت کرو، جو میرا (بھی) رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور جب تک میں اُن میں (موجود) رہا، میں اُن کا نگران رہا۔ مگر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو ہی اُن کا نگران تھا اور تو ہر چیز پر نگران ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں حضرت مسیح ابن مریم کو نہ صرف زکی اور بنی اسرائیل کی طرف اپنا ایک بزرگ زیدہ نبی اور رسول فرمایا ہے بلکہ اُسے دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بھی قرار دیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ قرآن کے مطابق حضرت مسیح ابن مریم نے اپنے آپ کو بھی خدا یا غدا کا بیٹا نہیں کہا تھا بلکہ وہ اپنے آپ کو یہیں عبد اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا بندہ قرار دیتے تھے۔ قرآن ہی کے مطابق آپ نے یہ بھی نہیں کہا تھا کہ میں صلیب کے بعد زندہ بجسم عصری آسمان پر چلا جاؤں گا اور آخری زمانے میں اپنے اسی ماڈی جسم کیسا تھہ دوبارہ آسمان سے نازل ہو کر دینِ اسلام کی قیخ اور غالبہ کے مشن کو کمل کروں گا۔ باñے جماعت احمد یہ حضرت مرا غلام احمد عظیمؒ قرآن مجید کے متعلق فرماتے ہیں۔

”اور تمہارے لیے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو جوگر کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے زوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔“ (کشتی نوح۔ روحانی خزانہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۳)

عظیمؒ قرآن کریم اور قرآن مجید میں بیان فرمودہ حضرت مسیح ابن مریمؒ کی سچائی اور بزرگی کے باوجود باñے جماعت احمد یہ حضرت مرا غلام احمد عصیٰ ابن مریم (جس کو اُسکی قوم یعنی نصاریٰ اُسے جھوٹے طور پر نہ عذ باللہ خدا تعالیٰ کا بیٹا بنا کر بیٹھی ہوئی ہے) کے متعلق فرماتے ہیں:-

(۱) ”وَهُوَ يَكُونُ عَوْتَكَ كَمِيلٌ مِّنْ نَمِيلَتِكَ بَلْ بَنَ كَرَهَ الْخُونَ حِيشَ كَهَا تَارَهَا وَإِنَّ اسَانُوْنَ كَيْ طَرَحَ إِيْكَ گَنْدِي رَاهَ سَيْرَةَ پَيْدَاهُوا وَرَكَدَأَيَا وَرَصِيلَبَ پَرَكَنْجَا گَا“۔ (ست بچن۔ روحانی خزانہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۵)

(۲) ”یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔ ان کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو نجیل کا مفسر کھلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چراکر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔“ (آن جام آفہم۔ روحانی خزانہ جلد ۱۱ صفحات ۲۸۹-۲۹۰)

(۳) ”ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے مکھر ہونے کیلئے تیار ہو گئے تھے۔ آپ کی انہی حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشد۔“ (ایضاً صفحہ ۲۹۰)

(۴) ”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے مجرمات لکھے ہیں۔ مگر جن بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی مجرم نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے مجرمہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کا راو حرام کی اولاد دیں ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ مجرمہ مانگ کر حرام کا راو حرام کی اولاد دینیں۔“ (ایضاً صفحہ ۲۹۰)

(۵) ”آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیروز رکھا گئیں گے اور ان کو کچھ نہیں ہو گا۔ یہ بالکل جھوٹ نہ کا۔ کیونکہ آج کل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خوشی ہو رہی ہے۔ ہزار ہا مرتے ہیں۔ ایک پادری گوکیسا ہی موتا ہوتیں رتی اسٹرلنگیا کھانے سے دو گھنٹے تک آسانی مر سکتا ہے۔ پھر یہ مجرمہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیروز پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اٹھا اور وہ اٹھ جائے گا۔ یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک الٹی جوتی سیدھا کر کے تو دھلانے۔“ (ایضاً صفحہ ۲۹۱)

(۶) ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپکی زنا کا راو کبی عورتیں تھیں۔ جنکے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا بخیریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پر ہیز گارا نسوان ایک جوان بخیری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اسکے سر پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا نسوان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“

(انجام آئمہ مع ضمیمہ۔ (ایضاً صفحہ ۲۹۱)

حضرت بانے جماعت احمدیہ کو جنوبی علم تھا کہ حضرت مسیح ابن مریم نے کبھی خدائی یا ابن اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ یہ سب مشرکانہ عقائد بعد ازاں پلوں نے ایجاد کی تھے۔ آپ اچھی طرح جانتے تھے کہ حضرت مسیح ابن مریم دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت اور مقرب الہی ہیں۔ آپ یہ بھی خوب جانتے تھے کہ حضرت مسیح ابن مریم نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کہا تھا کہ میں واقعہ صلیب کے بعد زندہ آسمان پر اٹھا لیا جاؤں گا اور آخری زمانے میں اپنے اسی ماڈی جسم کیسا تھا آسمان سے نزول فرمائے اسلام کیلئے راہ ہموار کروں گا۔ اب سوال یہ ہے کہ عظمت قرآن، حقانیت قرآن اور حضرت مسیح ابن مریم کی بزرگی کے اعتراض کے باوجود حضرت امام مہدی مسیح موعود نے حضرت مسیح ناصری کے متعلق اتنے سخت الفاظ کیوں استعمال فرمائے ہیں؟ جواب اعرض ہے کہ حضور نے آپ کے متعلق جو سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں اسکی وجہات درج ذیل ہیں:-

(۱) حضور نے شرک کی بخش کرنی کیلئے عیسائیوں کے مردہ اور تصوراتی خدا یوسع مسیح کیلئے یہ سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں تاکہ ارض و سما کے پے خدا کی عظمت اور اُسکی توحید کا بول بالا ہوا رُس کا جلال ظاہر ہو۔

(۲) قرآنی تعلیم "وَمَا جَعَلْنَا لِيَشْرِيْرِ مِنْ قَبْلِكَ الْخَلْدَ أَفَإِنْ مِنْ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ ۵۰ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَتَبَلُّوْ كُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۵۰" (الانیاء۔ ۳۵۔ ۳۶)

اور (۱) پیغمبر! ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کو بقاء دوام نہیں بخشنا۔ بھلا اگر تم مر جاؤ تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے؟ ہر تنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور ہم تمہاری بُرے اور اپنے چھیخ حالات سے آزاد کریں گے اور آخر ہماری طرف ہی تم کو لوٹا کر لا یا جائے گا۔

(۳) "أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتُ ۤمِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقْبَىٰ كَحَقَّ تُرَىٰ لَ عَلَيْنَا كِتَابًا تَقْرُؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ ۤ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَنَشَرَ ارْسُوْلًا ۵۰" (بنی اسرائیل۔ ۹۳)

یا تیرا سونے کا کوئی گھر ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور تیرے (آسمان پر) چڑھ جانے پر بھی ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو (اوپر جا کر) ہم پر کوئی کتاب (نہ) اُتارے جسے ہم (خود) پڑھیں تو (انہیں) کہہ (کہ) میرارت (ایسی باتوں سے) پاک ہے۔ میں (تو) صرف بشر رسول ہوں۔

مذکورہ بالا قرآنی تعلیم کے مطابق کوئی بشر اپنے ماڈی جسم کیسا تھا نہ تو اگئی طور پر زندہ رہ سکتا ہے اور نہ ہی وہ آسمان پر جاسکتا ہے۔ الہادیات مسیح ایک باطل عقیدہ ہے۔ عیسائیوں کیسا تھا ساتھ مسلمانوں نے بھی اپنی علمی کی وجہ سے یہ مشرکانہ عقیدہ حضرت مسیح ابن مریم کی طرف منسوب کر رکھا ہے۔ اس مشرکانہ عقیدے کی بخش کرنے کیلئے حضور نے اُس نام نہاد اور خیالی یوسع مسیح (جو مسلمانوں کے مگان کے مطابق بھی اپنی ماڈی جسم کیسا تھا آسمان پر جا بیٹھا ہوا ہے) کیلئے سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

(۴) آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی "نزول مسیح ابن مریم" کے مطابق حضرت مسیح ابن مریم سے ممائیت کی وجہ سے کسی امتی خصی نے آسمان کی بجائے امت محمدیہ میں سے ہی روحاںی طور پر بھیثیت مسیح ابن مریم نزول فرمانا تھا۔ لیکن امت محمدیہ غلطی سے اس پیشگوئی کو کسی فرضی مسیح ابن مریم پر چھپا کر کے بیٹھی ہوئی ہے جو انکے زعم میں اپنے ماڈی جسم کیسا تھا زندہ آسمان پر چلا گیا تھا اور اُسی نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق زندہ بھیس عنصری آسمان سے نازل ہو کر غلبہ اسلام کے مشن (Mission) کو مکمل کرنا ہے۔ حیات مسیح ابن مریم اور ابن اللہ ایسے باطل عقائد کی تردید اور مسیح ابن مریم سے متعلقہ پیشگوئی کے مطابق نزول فرمانیوں کے مطابق مسیح کیلئے یہ سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ وگرنہ وہ "زکی غلام" (جس کی اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ فرشتے نے موسوی مریم کو بشارت دی تھی اور جسے اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمران میں مسیح عیسیٰ ابن مریم کا نام دیا ہوا ہے) کے متعلق حضرت بانے جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:-

"اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا مفکر نہیں گوخدانے مجھے بردی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔ لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الائخاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کیلئے خاتم الائخاء تھا۔ موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا۔ اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اُنکی عزت کرتا ہوں جس کا نام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اُنکے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمیشہوں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔" (کشتی نوح۔ روحانی خزانہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۷، ۱۸)

## مرزا بشیر الدین محمود احمد

### ایک نام نہاد خلیفہ اور خود ساختہ زکی غلام اور مصلح موعود

#### اپنی اولاد اور اپنے مُریدوں کی نظر میں

مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کے بڑے بیٹے تھے۔ ہوش سنجا لاتے ہی آپ کو بھی پیشگوئی مصلح موعود کا پتہ چل گیا ہوگا۔ اصحاب احمدؑ کی نظریں بھی آپ کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ آپ کی دینی تعلیم و تربیت بھی اپنے وقت کے چوتھی کے علمائے دین کی گنگرانی میں ہوئی۔ اور اس طرح یہ بات یقینی ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود بچپن ہی سے آپ کے اعصاب پر سوار تھی۔ کسی عام احمدی کے کردار میں کوئی کمزوری بھلا ہو لیکن ایک پا کیزہ ماحول میں پیدا ہونے اور اپنے والے اور اپنے زعم میں پیشگوئی مصلح موعود کے مکملہ مصدق کا کردار تو مثالی ہونا چاہیے تھا۔ لیکن یہ کیا بات ہوئی کہ نام نہاد خلیفہ ثانی کے کردار پر خود حضورؐ کی زندگی میں پہلا بد کرداری کا الزام لگ گیا اور پھر ساری زندگی اُس پر وقتاً فوقتاً ایسے الزامات لگتے رہے؟ مُریدوں کو چھوڑیں نام نہاد خلیفہ ثانی کی اپنی اولاد اور انکے اپنے رشتہ داروں تک نے ان کے کردار کے متعلق انگلیاں اٹھائی ہیں۔ یہ سب الزامات آپ کی زندگی میں ممکنہ بعد ادب قسموں کیسا تھا آپ پر لگائے گئے تھے اور کتابوں اور رسالوں کی شکل میں ریکارڈ (record) پر موجود ہیں۔ اگر نام نہاد خلیفہ صاحب زردوش اور زکی تھے تو ان پر فرض تھا کہ وہ اپنے برگزیدہ والد حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کے فتویٰ کے مطابق اپنے پرائزام عائد کرنیوالوں سے مبالغہ کرتے۔ جیسا کہ حضورؐ فرماتے ہیں:-

(۱) ”مبالغہ صرف ایسے شخصوں سے ہوتا ہے جو اپنے قول کی قطع اور یقین پر بنارکھ کر کسی دوسرے کو منفتری اور زانی قرار دیتے ہیں۔“ (الحکم، ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

(۲) ”دوم اس ظالم کیسا تھا جو بے جا تھت کسی پر لگا کر اور اس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ مثلاً مستورہ عورت کو کہتا ہے کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ عورت زانی ہے۔ کیونکہ میں نے پچھم خود اس کو زنا کرتے دیکھا ہے یا مثلاً ایک شخص کو کہتا ہے کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شراب خور ہے۔ کیونکہ پچشم خود اسے شراب پیتے دیکھا ہے تو اس حالت میں بھی مبالغہ جائز ہے۔ کیونکہ اس جگہ کوئی اجتہادی اختلاف نہیں کیونکہ ایک شخص اپنے یقین اور رویت کی بنارکھ کر ایک مومن بھائی کو ذلت پہنچانا چاہتا ہے۔“ (الحکم، ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

(۳) ”تو اسی قسم کی بات ہے جیسے کوئی کسی کی نسبت یہ کہے کہ میں نے اسے پچشم خود زنا کرتے دیکھا ہے یا پچشم خود شراب پیتے دیکھا ہے۔ اگر میں اس بے بنیاد افتاء کیلئے مبالغہ نہ کرتا تو اور کیا کرتا،“ (تلہیغ رسالت، جلد نمبر ۲، صفحہ ۲)

**ایک سوال** ??؟ اب سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے نام نہاد خلیفہ ثانی پر بدکاری کے چشم دید الزام لگائے تھے تو نام نہاد خلیفہ صاحب نے ان الزام کنندگان سے حضورؐ کے درج بالا فتویٰ کے مطابق مبالغہ کیوں نہ کیا اور وہ بار بار اُن سے چار گواہوں کا مطالبہ کیوں کرتے رہے؟ حالانکہ قرآن پاک اور اسکی سورۃ نور کو ہم سب سے زیادہ حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ جانتے تھے۔ انہوں نے اپنے فتویٰ میں یہ کیوں نہ کہا کہ میں الزام عائد کرنیوالے سے پہلے چار گواہ پیش کرنے کا مطالبہ کروں گا۔ میں یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ خاکسارہ اس نام نہاد خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود سے اختلاف ہے۔ میراً نکے کردار سے کوئی سروکار نہیں اور نہ ہی میں ذاتی طور پر اُن پر کوئی الزام لگاتا ہوں۔ لیکن اگر کوئی شخص خلافت کی گدی پر بیٹھ کر آئے دن اپنے مُریدوں کی عزتوں سے کھیلے۔ جب مرید اُس کہیں کہ حضور آپ نے ہمارے ساتھ یہ بدکاری کیوں کی ہے؟ تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے بدکاری کب کی ہے؟ میراً تو اس پر ممکنہ بعد ادب حلف اٹھا کر بدکاری کا الزام لگا گیں لیکن وہ آگے سے چار گواہوں کا ڈرامہ رچاتے رہیں۔ تو ایسے بدکار شخص کا موعود زکی غلام یا مصلح موعود ہونا تو درکثار اسکے جھوٹے اور بدکار ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے؟ اگر کسی برین و اشڈ (Brain washed) احمدی کو ان واقعات میں کوئی شبہ ہو تو وہ اپنا شک دور کرنے کیلئے درج ذیل کتب کا مطالعہ فرماسکتا ہے:-

(۱) ”ربوہ کا مذہبی آمر“، مصنفر احمد ملک برادر خور دملک عبد الرحمن صاحب خادم مؤلف احمد یہ پاکٹ بک

(۲) ”تاریخ محمودیت کے پوشیدہ اور اراق“، مؤلف مظہر الدین ملتانی (مرحوم) پرسنر الدین صاحب ملتانی

(۳) ”شہر سدوم“، مؤلف شفیق مرزا سابق مبلغ جماعت احمدیہ

(۴) ”ربوہ کار اسپوٹین“، مؤلف چوہدری غلام رسول صاحب نمبر ۵ (قلمی نام رفیق طاہر) سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور۔

**نوٹ** - افراد جماعت کو یاد رہے کہ یہ کتب مختلفین احمدیت نے نہیں لکھیں بلکہ یہ سب لکھاری مرزا بشیر الدین محمود احمد کے خاص مُرید تھے۔ ان میں سے کوئی تو واقف زندگی اور کوئی بذات خود مبلغ تھا، کوئی مبلغ کا بھائی اور کوئی مبلغ کا بیٹا تھا۔ ان کتب میں جن الزام کنندگان کے الزامات کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب نام نہاد خلیفہ ثانی کے خاص الخاص اور چھیتے

مرید تھے۔ ان کتب میں خاص ماریڈوں کے الزامات کی تفصیل کو چھوڑتے ہوئے خاکسار بیہاں مرزا بشیر الدین محمود احمد کی اپنی اولاد اور صرف ایک ماریڈ کے الزاموں کا ذکر کرتا ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ جس انسان کو اُسکی اولاد بدکار اور زنا کار کہے تو پھر اسکے زکی غلام یا مصلح موعود ہونے کے دعویٰ کے جھوٹے ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے؟؟

## ایک نام نہاد اور خود ساختہ زکی غلام یا مصلح موعود صاحب اپنی اولاد کی نظر میں

مرزا حنف احمد اور امۃ الرشید دونوں نام نہاد خلیفہ ثانی کی اولاد میں شامل ہیں اور دونوں ابھی تک بقید حیات ہیں۔ کتاب بنام ”ربوہ کار اسپوٹین“، مؤلف چوہدری غلام رسول قلمی نام، طاہر رفیق (یہ کتاب اثر نیٹ پر موجود ہے اور ڈاؤن لوڈ بھی کی جاسکتی ہے) کے صفحات ۳۲، ۳۳ اور ۳۶ پر مرزا حنف احمد اور امۃ الرشید سے متعلقہ بیانات درج ذیل ہیں۔ خاکسار مخلص ماریڈوں سے درخواست کرے گا کہ اگر انہیں مرزا بشیر الدین محمود احمد کے بدکار ہونے میں کوئی شک ہوتا وہ ناراض یا سخت پا ہونے کی وجہے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کرنے کیلئے ان دونوں زندہ وجودوں سے درج ذیل بیانات کی تکذیب کیلئے حلف لیں۔

(۱)۔ مرزا حنف احمد کا حلفیہ بیان برداشت علی محمد ماہی

☆ جناب چوہدری علی محمد ماہی صدر راجمن احمدیہ میں اکاؤنٹنٹ (Accountant) رہے ہیں اور نام نہاد خلیفہ صاحب ربوبہ کی مالی بے اعتمادیوں اور فراڈ کے دستاویزی ثبوت اپنے پاس رکھتے ہیں۔ ان کا حلفیہ بیان ملاحظہ فرمائیں:-

”میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس پاک ذات کی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ صوفی روشن دین صاحب ربوبہ میں انجمن کی جگہ پر عرصہ تک بطور مستری کام کرتے رہے اور وہ قادیان کے پرانے رہنے والوں میں سے ہیں اور مخلص احمدی ہیں اور جن کے مرزا محمود احمد صاحب اور انکے خاندان کے بعض افراد سے قریبی تعلقات تھے اور خصوصاً مرزا حنف احمد بن مرزا محمود احمد کے صوفی صاحب موصوف کیسا تھا نہایت عقیدت مندانہ مراسم تھے۔ قبی عقیدت کی بنا پر مرزا حنف احمد گھنٹوں صوفی صاحب کو قصر خلافت میں اپنے کمرہ خاص میں لے جا کر ان کی خاطرومدارت کرتے۔ انہوں نے مجھ سے بارہ بیان کیا کہ مرزا حنف احمد خدا کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ جس کو تم لوگ خلیفہ اور مصلح موعود سمجھتے ہو، وہ زنا کرتا ہے اور یہ کہ مرزا حنف احمد نے اپنی آنکھوں سے اپنے والد کو ایسا کرتے دیکھا۔ صوفی صاحب نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے ائمۃ دفعہ مرزا حنف احمد سے کہا کہ تم ایسا سنگین الزام لگانے سے قبل اچھی طرح اپنی یادداشت پر زور ڈالو۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جس کو تم کوئی غیر سمجھے ہو، وہ دراصل تمہاری والدہ ہی تھیں۔ مبادا خدا کے قہر و غضب کے نیچے آ جاؤ۔ تو اس پر مرزا حنف احمد اپنی رویت عینی پر حلفاً مصروف ہے کہ ان کا والد پاک سیرت نہیں ہے اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے اپنے والد کی کبھی کوئی کرامت مشاہدہ نہیں کی۔ البتہ یہ تڑپ ان میں شدت کیسا تھا پائی جاتی ہے کہ کسی طرح انہیں جلد از جلد دنیاوی غلبہ حاصل ہو جائے۔“

اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں اور افراد جماعت کو اس سے محض دھوکا دینا مقصود ہے تو خدا تعالیٰ مجھ پر اور میری بیوی بچوں پر ایسا عبرت ناک عذاب نازل فرمائے جو هر مخلص اور دیدۂ بینا کیلئے آزاد یاد ایمان کا موجب ہو۔ ہاں اس نام نہاد خلیفہ کی مالی بدعناویوں، خیانتوں اور دھانندیوں کے ریکارڈ کی رو سے میں عینی شاہد ہوں کیونکہ خاکسار نے ساڑھے نو سال تحریک جدید اور انجمن احمدیہ کے مختلف شعبوں میں اکاؤنٹنٹ اور نائب آڈیٹر کی حیثیت سے کام کیا ہے۔ (خاکسار چوہدری علی محمد ماہی عغی عنہ واقف زندگی، نمائندہ خصوصی ”کوہستان“ لاکل پور) ☆ (ربوبہ کار اسپوٹین صفحات ۳۲ - ۳۳)

(۲)۔ امۃ الرشید بنت مرزا محمود احمد کا بیان برداشت محمد صالح نور

☆ مولوی محمد صالح نور محمد یا میں تاجر کتب کے بیٹے ہیں اور قادیان اور ربوبہ میں مختلف عہدوں پر فائز ہے۔ مرزا محمود کے داماد عبدالرجیم کے پرشیل سیکرٹری بھی رہے ہیں۔ ان کا حلفیہ بیان ملاحظہ فرمائیں۔

”میں پیدائشی احمدی ہوں اور ۱۹۴۵ء تک، میں مرزا محمود احمد صاحب کی خلافت سے وابستہ رہا۔ خلیفہ صاحب نے مجھے ایک خود ساختہ قتنہ کے سلسلہ میں جماعت ربوبہ سے خارج کر دیا۔ ربوبہ کے ماحول سے باہر آ کر خلیفہ صاحب کے کردار کے متعلق بہت ہی گھناؤ نے حالات سننے میں آئے، اس پر میں نے خلیفہ صاحب کی صاحبزادی امۃ الرشید بیگم (بیگم میاں عبدالرجیم احمد) سے ملاقات کی۔ ان سے خلیفہ صاحب کے بدچلن ہونے، بدقاش اور بدکردار ہونے کی تصدیق کی، باقیں تو بہت ہوئیں، لیکن خاص بات قابل ذکر یہ تھی کہ جب

میں نے امتہ الرشید بیگم سے یہ کہا، آپ کے خاوند کو ان حالات کا علم ہے تو انہوں نے کہا کہ صالح نور صاحب، آپ کو کیا بتاؤں کہ ہمارا باب ہمارے ساتھ کیا کچھ کرتا رہا ہے؟ اگر وہ تمام واقعات میں اپنے خاوند کو بتا دوں تو وہ مجھے ایک منٹ کیلئے بھی اپنے گھر میں بسانے کیلئے تیار نہ ہو گا، تو پھر میں کہاں جاؤں گی۔ اس واقعہ پر امتہ الرشید کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور یہ لرزہ خیز بات سن کر، میں بھی خبط نہ کر سکا اور وہاں سے اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ اس وقت میں ان واقعات کی بنا پر، جو میں ڈاکٹر نذیر احمد ریاض، محمد یوسف ناز، راجہ بشیر احمد رازی سے سن چکا ہوں، حقِ یقین کی بنا پر خلیفہ صاحب کو ایک بد کردار اور بد چلن انسان سمجھتا ہوں اور اسی کی بنا پر وہ آج خدا کے عذاب میں گرفتار ہیں۔“ (خاکسارِ محمد صالح نور، واقفِ زندگی سابق کارکن، وکالت تعلیم تحریک جدید، ربوہ) ☆ (ایضاً صفحہ ۳۹)

## ایک نام نہاد اور خود ساختہ زکی غلام اور صالح موعود صاحب

### اپنے مریدوں کی نظر میں

آپ سب کو معلوم ہو گا کہ پیدائشی عقیدہ بدلتا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً سُنی سے احمدی ہونا یا احمدی سے شیعہ ہونا انتہائی مشکل کام ہے۔ یہ تو بات ہے ایک مذہب یاد دین میں فرقہ بدلتے کی لیکن اگر کوئی انسان مذہب یاد دین ہی بدلتا چاہے تو یہ کام اُس کیلئے کتنا مشکل ہو گا عام لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہ ایک قسم کی موت ہوتی ہے جو کوئی انسان تجھ کیلئے اختیار کرتا ہے۔ ایسے انسان کے ایمان اور یقین اور تقویٰ کا آپ اندازہ کریں کہ وہ کس معیار کا ہو گا۔ بشیر احمد مصری صاحب کے والد جناب عبدالرحمن صاحب مصری ۱۹۰۵ء میں بائیت جماعت احمدیہ حضرت مرا غلام احمدؑ کے ہاتھ پر ہندو مت سے ستکش ہو کر احمدی مسلمان ہو گئے۔ خلیفۃ المسح اول حضرت مولانا نور الدینؒ کے دورِ خلافت میں عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے آپ مصر چلے گئے۔ تحریل علم کے بعد واپس آکر مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہیئت ماضر مقرر ہوئے۔ نام نہاد خلیفہ ثانیؒ کے دورِ خلافت میں جناب عبدالرحمن مصری صاحب صف اول کے لوگوں میں شامل تھے۔ جس انسان نے ایک غیر مذہب کو چھوڑ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کیا اس انسان اور اسکے اہل و عیال کے تقویٰ کا کیا معیار ہو گا ہم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے؟ اگر کوئی احمدی جناب عبدالرحمن صاحب مصری کی کہانی کو مزید جاننا چاہے تو وہ ”ربوہ کار اسپوٹنیں“ کے باب نمبر ۵ کا ملاحظہ فرمائے اور پھر اندازہ کرے کہ مذہب کے نام پر اس مظلوم اور فرشتہ سیرت انسان پر کیا کیا بھلیاں گریں اور قادیانی جنی کھیڑیے نے نام نہاد موعود خلیفہ اور موعود مصلح کے بھیں میں احمد یوں پر کیا کیا قیامتیں برپا کی تھیں۔ خاکسار یہاں آپ کے فرزند ارجمند جناب حافظ بشیر احمد مصری صاحب کی حلقیہ شہادت اور محمد عبداللہ احمدی صاحب کا ایک بیان درج کرتا ہے۔ اگر کوئی احمدی جناب حافظ بشیر احمد مصری صاحب کی کہانی سے واقف ہونا چاہے تو وہ کتاب ”قادیانیت سے اسلام تک“ میں ان کی آپ بیتی جس کا عنوان ”حق گوئی“ ہے کو پڑھ سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

### (۱)۔۔۔ شیخ حافظ بشیر احمد مصری کی شہادت

”میں خداوند تعالیٰ کو حاضر و ناضر جان کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے مرا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو چشم خود زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ شیخ بشیر احمد مصری“، (ربوہ کار اسپوٹنیں صفحہ ۹۳)

### (۲)۔۔۔ محمد عبداللہ احمدی کا بیان

”مصری عبدالرحمن صاحب کے بڑے بڑے کے حافظ بشیر احمد نے میرے سامنے ہاتھ میں قرآن شریف لے کر یہ لفظ کہے، خدا تعالیٰ مجھے پارہ پارہ کر دے اگر میں جھوٹ بولتا ہوں کہ موجودہ خلیفہ صاحب (خلیفہ ثانیؒ۔ نقل) نے میرے ساتھ بد فعلی کی ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر یہ واقعہ لکھ رہا ہوں۔ یقلم خود محمد عبداللہ احمدی“۔ (ربوہ کار اسپوٹنیں صفحہ ۷۹)

آپ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ کسی مخلص مرید کا دماغ خراب نہیں ہوتا کہ وہ ایک ایسے شخص پر بدکاری کا حلفاً جھوٹا الزام لگائے جو نہ صرف جماعتی خلیفہ ہو بلکہ مدعا مصلح موعود بھی ہو اور پھر تیج کے طور پر نہ صرف خود اخراج اور مقاطعہ کی اذیتیں جھیلتا پھرے بلکہ اپنے سارے خاندان کو بھی عذاب میں ڈال دے۔ افراد جماعت کو یاد رہے کہ یہ بیانات اور الزامات میرے نہیں ہیں بلکہ مختلف کتب میں شائع شدہ موجود ہیں۔ میں تو صرف ایک نام نہادز کی غلام اور مصلح موعود کے کرتوں کی جھلک آپ کو دکھارہا ہوں۔ قارئین کرام ان حلقیہ بیانات پر غور فرمائیں۔ اس قسم کا جھوٹا حلف تو کوئی پاگل بھی نہیں اٹھا سکتا چہ جائیکہ کوئی ناصل انسان اور وہ بھی حافظ قرآن ہوش حواس میں ایسا جھوٹا حلقیہ بیان دے۔ کوئی انسان کسی انسان کا خواہ کتنا ہی مخالف اور دشمن ہوتا بھی وہ اسکے خلاف ایسا جھوٹا حلف نہیں اٹھایا گا۔ کسی کے خلاف جھوٹا حلف اٹھانا دراصل ”زہر“، کھانے کے متراffد ہے اور کوئی بھی ہو شمند ایسا زہر نہیں کھاسکتا۔ اگر کوئی احمدی سمجھتا ہو کہ اس طرح کا جھوٹا حلقیہ بیان دیا جاسکتا ہے تو پھر میں اسے دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے (معنی زکی غلام مسح الزماں یعنی مصلح موعود) خلاف اس طرح کا جھوٹا حلقیہ بیان دے کر دکھائے۔ خاکسار ایسے جھوٹے حلقیہ بیان کو نہ صرف حلف کیسا تھرڈ کرے گا بلکہ ایسے کا ذب کو اپنے جھوٹے حلقیہ

بیان کی سزا بھی مل جائے گی۔

## مرزا طاہر احمد نام نہاد خلیفہ رابع صاحب کی دعوت مبارکہ

خلیفہ رابع صاحب نے ۱۰ ارجنون ۱۹۸۸ء کو حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق تمام غیر احمدی مخالفوں کو مبالغہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ مبالغہ کا ایک مضمون تیار کیا گیا اور نام نہاد خلیفہ رابع کی طرف سے اس مضمون پر دستخط کر کے اُسکی ایک کاپی ہر بڑے مخالف کو پہنچی گئی تاکہ وہ اس پر دستخط کر کے مرزا غلام احمدؑ کی مخالفت میں مرزا طاہر احمد ول مرزا بشیر الدین محمود احمد سے مبالغہ کافرین شانی بن جائے۔ نام نہاد خلیفہ صاحب نے اس مبالغہ کی ایک کاپی جناب عبدالرحمن صاحب مصری کے صاحبزادے حافظ بشیر احمد مصری کو پہنچی۔ حافظ بشیر احمد مصری نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کی صداقت سے متعلق مرزا طاہر احمد کے مبالغہ کے چیلنج کو ایک طرف رکھتے ہوئے مرزا طاہر احمد کو اُسکے باپ نام نہاد خلیفہ شانی کے کردار کے متعلق ایک مبالغہ کا چیلنج دیا۔ حافظ بشیر احمد مصری کی طرف سے مبالغہ کے چیلنج کی جو تحریر نام نہاد خلیفہ رابع صاحب کو پہنچی گئی تھی وہ درج ذیل ہے:-

”میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں جھوٹا بیان دوں، تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوا رہے میں ایک سال کے عرصہ میں مر جاؤں کہ (الف) مرز اطہر احمد (موجودہ قادیانی سربراہ) کا والمرزا بشیر الدین محمود احمد (جو بانی سلسلہ احمدیہ، مرز انعام احمد کے تین بیٹوں میں سب سے بڑا بیٹا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ ثانی تھا) بدکار تھا، اور منکوح و غیر منکوح عورتوں کی ساتھ زنا کرنے کا عادی تھا، حتیٰ کہ خاندان کی ان عورتوں کی ساتھ بھی زنا کیا کرتا تھا جن کو نہ صرف اسلامی شریعت نے، بلکہ سب الہامی مذاہب نے محظاۃ قرار دیا ہے۔“

(قادیانیت سے اسلام تک - مؤلف محمد متین خالد - صفحہ ۱۲۲)

حافظ بشیر احمد مصری نے مبایلہ کے اس چیلنج کی تحریر پر دستخط کر کے اسے نام نہاد خلیفہ رابع صاحب کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہ بھی اس پر دستخط کر کے اُس کافر قیق ثانی بن کر اُس کی خوب اشاعت کر دیں۔ بعد ازاں ایک سال کے اندر ان اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ فرمادے گا۔ چونکہ نام نہاد خلیفہ رابع صاحب قبل از وقت مرنا نہیں چاہتے تھے لہذا وہ اپنے باپ کے کردار کے متعلق اس مبایلہ سے بھاگ گئے اور حافظ بشیر احمد مصری کے مقابلہ پر نہ آئے۔ اب سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق تو ہر احمدی مخالفوں کیسا تھا مبایلہ کرنے کیلئے ہم وقت تیار ہے لیکن نام نہاد خلیفہ رابع صاحب اپنے باپ کے کردار کے متعلق مبایلہ سے کیوں بھاگے؟ نام نہاد خلیفہ رابع کا اپنے باپ کے کردار کے متعلق مبایلہ سے فراہمیں کیا پیغام دیتا ہے؟ نام نہاد خلیفہ رابع کا مبایلہ سے بھاگنا ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ وہ بھی اپنے باپ مرزا بشیر الدین محمود احمد کو زکی (پاک اور نیک) نہیں سمجھتے تھے۔ اگر وہ اپنے باپ کو پاک باز سمجھتے ہو تو حافظ بشیر احمد مصری کے مقابلہ کا چیلنج ضرور قبول کرتے۔ اس مبایلہ کے بعد حافظ بشیر احمد مصری کافی سال زندہ رہ کر نوے کی دہائی میں غالباً اسی (۸۰) سال کی عمر میں فوت ہوئے ہیں۔ اگر کسی مغلص احمدی کو نام نہاد خلیفہ ثانی کے ذکری غلام اور مصلح موعود ہونے کا استثنائی یقین ہے تو وہ اپنے موجودہ گدی نشین یعنی مرزا مسروہ احمد صاحب کو حافظ بشیر احمد مصری کے مقابلہ کے چیلنج کو قبول کرنے کیلئے کھڑا کرے۔ وہ ایمٹی اے پر آ کر حافظ بشیر احمد مصری کے بیان کا موکد بعد ادھر حلف کیسا تھا رہ کر دیں۔ میں افراد جماعت کو یقین دلاتا ہوں کہ آپکا موجودہ گدی نشین بھی اس مبایلہ کے لیے کبھی کھڑا نہیں ہوگا کیونکہ خاندان مغلیہ کے سارے افراد اپنے خود ساختہ مصلح موعودؑ کرتے تو میں سے واقف ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے عظیم باپ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی سچائی کو سطح داغ دار کیا ہے ایک مغلص احمدی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا؟ سوچیں اور غور کریں۔ کیا زکی (پاک اور نیک) غلام ایسے ہی ہوا کرتے ہیں؟ آخر اپ نے مرتا ہے۔ کیا پس بکچھ آپ کیلئے لمحہ فکر نہیں ہے؟؟

اے افرادِ جماعت اور معزز قارئین کرام

یہ بات درست ہے کہ بعض اوقات بعض لوگ مخالفت اور دشمنی میں اپنے مخالفوں اور دشمنوں پر جھوٹے الزامات لگادیا کرتے ہیں اور کوئی انسان دوسرے لوگوں کی زبان تو بنندنیں کر سکتا۔ ایسا دنیا میں ہوتا رہتا ہے اس سے انکار ممکن نہیں۔ لیکن زیر بحث معاملہ ایک عام آدمی کا نہیں بلکہ ایک ایسے شخص کا ہے جو نہ صرف اپنے زعم میں جماعت احمد یہاں کا خلیفہ ثانی بننا ہوا تھا بلکہ مدعی مصلح موعود بھی تھا۔ اور پھر بدکاری کے یہ الزامات بھی غیر وہ اور مخالفوں نے نہیں لگائے بلکہ اُسکی اولاد، اُسکے رشتہ داروں اور اُسکے خاص ماریڈوں نے اُس پر مسوٰ کر دیا۔ اور مزید برآں یہ الزامات نام نہاد خلیفہ صاحب کی موت کے بعد نہیں بلکہ اُسکی زندگی میں اُس پر لگے تھے۔ اگر نام نہاد خلیفہ ثانی نے یہ بدکار یاں نہیں کیں تھیں، اگر وہ مجرم نہیں تھا تو پھر اس پر فرض تھا کہ وہ اپنے والد محترم حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے فتویٰ کے مطابق کم از کم تین الزام کنندگان کے مقابل پر کھڑا ہو کر حلف مسوٰ کر دیا۔ اس کیا تھا اُنکے الزاموں کو رد کر کے اپنی بے گناہی کا ثبوت فراہم کرتے۔ اگر نام نہاد خلیفہ ثانی صاحب ایسا کر دیتے تو پھر اس کے بعد لوگ بیشک اُس پر الزام لگاتے رہتے تب افراد جماعت کو اُسکی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ لیکن یہاں تو معاملہ یا واقعہ اُٹ ہوا۔ نام نہاد خلیفہ ثانی اپنے محترم والد صاحب کے فتویٰ کے برخلاف اپنے مریدوں کے الزاموں کو حلف مسوٰ کر دیا۔ اس کیا اخراج اور مقاطعہ کرتے رہے اور ان سے چار گواہوں کا مطالبہ کرتے رہے۔ اب اس

سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ آپ ماشاء اللہ سب بہت سمجھدار ہیں اور اس سے خود ہی نتیجہ اخذ کر لیں۔

طاطل مکالم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح ابن مریم کے سچے نبی اور رسول ہونے اور اُسکے صاحب منزلت ہونے کی تصدیق فرمائی ہے۔ حضرت مسیح ابن مریم نے اپنی زندگی میں نہ کوئی خدائی کا دعویٰ کیا اور نہ ہی یہ کہا تھا کہ میں صلیب کے بعد زندہ آسمان پر چلا جاؤں گا اور آخری زمانے میں زندہ بجسم عنصری آسمان سے نازل ہو کر دین اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب کروں گا۔ ابن اللہ اور حیات مسیح ایسے مشرکانہ اور جھوٹے عقائد بعد آزاد عیسایوں اور مسلمانوں نے غلط فہمی کی وجہ سے آپ کی طرف منسوب کیے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی (نزول مسیح ابن مریم) کے حقیقی مصدقہ نے ان مشرکانہ اور جھوٹے عقائد کی اصلاح اور ان سے بیزاری اور عیسایوں اور مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کیلئے عیسایوں کے اس فرضی خدا یسوع (جو انکے زعم میں مسیح ابن مریم تھے) کے متعلق سخت الفاظ استعمال فرمائے تھے۔۔۔ اب

## سوال ہے؟؟

کہ اگر عیسائیوں کے خدا (مسیح ابن مریم علیہ السلام) کے متعلق حضرت بانے جماعت کی تقدیم جائز اور برعکس تھی تو پھر ایک ایسا انسان جس کا قرآن مجید میں ذکر ہی نہیں ہے۔ مزید برآں وہ نہ صرف اپنے مریدوں کی عزتوں سے کھلیتا رہا بلکہ اُس نے ایک ایسا جھوٹا دعویٰ زکی غلام مسیح الزماں اور مصلح موعود بھی کر دیا جس کے وہ دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتا تھا۔ مزید برآں اُس نے نہ صرف اپنے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو احمد یوں سے بزرگ ایک جبری نظام منوایا بلکہ اپنے زعم میں جماعت احمدیہ میں آئندہ ظاہر ہونیوالے موعود کی غلام کا راستہ بھی بند کر دیا۔ ایسی حالت میں ۲۰ فروری ۱۸۸۷ء کی ایامی پیشگوئی کا حقیقی مصدق (موعود کی غلام مسیح الزماں) اپنے نزول کے بعد اس جھوٹے مصلح موعودی بُت کو توڑنے اور افرادِ جماعت کو اس جھوٹے عقیدہ سے بیزار کرنے کیلئے احمد یوں کی بیان فرمودہ اس نام نہاد مصلح موعود کی کرتوں کا حوالہ ایسے مضمایں میں کیوں نہیں دے سکتا؟؟

خاکساز

عند الغفار حنفه / كيل - حرمي

مورخہ ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۹ء

☆☆☆☆☆☆☆